کلام القرآن

از

مولانا الحاج ابو الخیر محمد خیر اللہ صاحب سنوسی القادری (ورنگل)

قرآن کریم کو بہر نوع مسلمانوں کے دلوں میں اتار دینا جب ہمارا مقصود ہے تو اپنے اردو لٹریچر سے بھی اس سلسلہ میں کام لینا ضروری ہے لٹریچر کو دل و دماغ کی تربیت اور جذبات کی آفرینش میں جو خصوصیت حاصل ہے وہ محتاج تصریح نہیں۔ آج اردو تحریرات اور بول چال میں کتنے انگریزی الفاظ ہیں جو دخیل ہو کر اپنی قوت نفوذ سے نہ صرف انگریزی داں بلکہ عام جہلا کی زبانوں پر بھی چڑھ گئے ہیں ان جاہل زبانوں سے انکا استعمال یہ بتاتا ہے کہ وہ ان کے معنی و مطلب کو سمجھ کر ہی موزوں و مناسب مواقع پر ان کو برت رہے ہیں حالانکہ انگریزی کی ہوا بھی ان کو نہیں لگی۔ غرض کہ زبان کے الفاظ کا زبان زد عوام ہو جانا بھی ناواقفوں کو اس کے معنی و مطلب سے خواہ مخواہ واقف بنا دیتا ہے اس لحاظ سے میری رائے یہ ہے کہ قرآن مجید کے بعض مرکب الفاظ اور چھوٹے چھوٹے فقروں کو ہم اردو میں استعمال کرنا شروع کر دیں اور روزمرہ کی موزونیت و مناسبت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایسے فقرے کلام پاک سے چن کر "ترجمان القرآن" میں شائع کرتے رہیں۔ اس طریقہ کو سلف نے بھی اپنی فارسی تحریرات و تصنیفات میں ملحوظ رکھا ہے۔ آج بھی کلام پاک کے بعض فقرے جو اردو میں مستعمل ہو گئے ہیں یہ انھیں کا فیضان ہے۔

مولانا ابو الکلام نے بھی الہلال و البلاغ میں اس موزوں مقصد اشاعت قرآن کو نہایت تزک و احتشام و شاندار اہتمام کے ساتھ جاری رکھا تھا جس سے اردو کا اثر و نفوذ بھی اپنے دم خم

دکھانے لگا اور شوکت کلام نے مولانا کو سارے ہندوستان میں فی الواقع اسم بامسمیٰ تسلیم کرادیا۔ غرض ہماری اس سعی عمل سے قرآن اور اردو دونوں کی خدمت ہوجائے گی اسی فکر و تردد میں خیال کا اس طرف منتقل ہوجانا تھا کہ آج صبح کی تلاوت میں مینے مختلف مقامات سے بعض ایسے الفاظ اور فقروں کو منتخب کرلیا ہے اور ناظرین "ترجمان القرآن" کے ملاحظہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ اس ذوق سخن سے وہ لوگ بہت زیادہ محظوظ ہوں گے جنہوں نے اہل حرمین شریفین کو اپنی گفتگو و محاورہ میں اس طرح سے قرآن پاک کو استعمال کرتے دیکھا اور سنا ہے۔

بازار مکہ میں ایک عرب سائل نے کچھ مانگا اس کو جو کچھ اس وقت دیا جاسکتا تھا دیا گیا مگر اس نے کچھ زیادہ حاصل کرنا چاہا اور کہا اُدْخُلْ یَدَكَ فِی جَیْبِكَ تَخْرُجْ بَیْضَاءَ یعنی جیب (گریبان نہیں کیسہ) میں ہاتھ ڈالو تو سفید سفید (روپے) نکل آئیں گے۔ میں نے بھی قرآن حکیم ہی سے فوراً جو اس وقت یاد آگیا یہ جواب دیا۔ خُذْ مَا اٰتَیْتُكَ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِیْنَ ۔ لے لو جو کچھ دیا گیا ہے اور خدا کا شکر ادا کرو۔ اس سے وہ بہت محظوظ ہوکر میرا پتہ پوچھتا ہوا روانہ ہوگیا۔ (یہ دونوں فقرے موسیٰ علیہ السلام کے قصے میں مذکور ہیں)۔ ایک روایت جناب رابعہ بصریہ رح کے کلام القرآن کی نسبت بھی اسی طرح مشہور ہے۔

۱۔ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰی	کہیں انسان کو من مانی مراد بھی ملی ہے۔
۲۔ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ	یہ لوگ تو بس گمان پر چلتے ہیں۔
۳۔ اِنْ ھُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ	وہ تو نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔
۴۔ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ	کیا تم بہروں کو سنا سکتے ہو۔
۵۔ مَا لَكُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ	تم کو کچھ اس کا علم نہیں ہے۔
۶۔ زُیِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ	اس کو اپنے برے کام اچھے معلوم ہونے لگے ہیں۔

۷۔ يَأْكُلُوْنَ كَمَا تَأْكُلُ الْاَنْعَامُ	جانوروں کی طرح یہ بھی کھاتے پیتے ہیں۔
۸۔ تَعْسًا لَّهُمْ	اِن کا بُرا ہو (ان کا ستیا ناس ہو)
۹۔ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا	اس نے ابھی ابھی کیا کہا۔
۱۰۔ اٰتِنَا غَدَاءَنَا	ہمارا ناشتہ لاؤ
۱۱۔ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ	ارے یہی تو ہم چاہتے ہیں۔
۱۲۔ لَا رَيْبَ فِيْهِ	اس میں کوئی شک نہیں ہے۔
۱۳۔ شَيْءٌ عُجَابٌ	بڑی عجیب بات ہے
۱۴۔ شَيْءٌ يُّرَادُ	غرض ومطلب کی بات ہے
۱۵۔ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ	یہ تو ان کی من گھڑت ہے۔
۱۶۔ عَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ	مجھکو اس نے باتوں میں دبا لیا۔
۱۷۔ حَسْبِيَ اللّٰهُ	میرے لئے خدا کافی ہے۔
۱۸۔ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ	میں نے خدا پر بھروسہ کرلیا ہے۔
۱۹۔ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ	وہ اپنے دونوں ہاتھ ملتا رہ گیا۔
۲۰۔ تَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ	تم سمجھتے ہو کہ وہ جاگ رہے ہیں حالانکہ وہ سو رہے ہیں۔
۲۱ لَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ	تم ان کو ان کے طرز کلام سے ضرور پہچان لوگے۔
۲۲۔ لَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمَاهُمْ	ان کو تو تم ان کی صورت ہی سے پہچان جاؤگے۔
۲۳۔ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ	کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے؟
۲۴۔ اُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ	میں اپنے معاملہ کو خدا کے سپرد کرتا ہوں۔
۲۵ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ۔	صبح اور شام۔